ایک کا مال ہو اور دونوں شریک مل کر کام کریں تو جائز ہے؟

ریفرنس نمبر:IEC-0144 تاریخ:13-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا ایک دوست ہے، ہم دونوں ساتھ مل کر ایک ریسٹورینٹ کھولنا چاہتے ہیں، لیکن اس کے پاس فی الحال انویسٹمنٹ بالکل نہیں ہے، اس لئے اس کام میں ساری انویسٹمنٹ میری ہو گی، ہم دونوں مل کر برابر، برابر کام کریں گے، اور نفع و نقصان بھی برابر برابر تقسیم کریں گے، کیا ہمارا اس طرح پارٹنرشپ کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں مذکور طریقہ کار پر، پارٹنرشپ کرنا فقہی اُصولوں کے مطابق درست نہیں۔ شراکت کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں کا سرمایہ ہو اگرچہ کہ کم زیادہ ہو اور دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک کا سرمایہ ہو لیکن وہ کام نہ کرے بلکہ دوسرا کام کرے جس کا سرمایہ نہیں ہے۔ پوچھی گئی صورت میں یہ دونوں صورتیں نہیں پائی جا رہی۔

مذکورہ صورت کا ایک متبادِل (Alternate) شرعی حل

آپ انویسٹ کی جانے والی آدھی رقم اپنے اُسی دوست کو بطورِ قرض دے دیں، پھر آپ اپنی آدھی اِنویسٹمنٹ اور آپ کا دوست آپ کے دیئے ہوئے قرض والی رقم کو ملا کر ریسٹورینٹ کے کام میں پارٹنرشپ کر لیں، جس میں دونوں پارٹنرز کی انویسٹمنٹ، نفع اور کام برابر، برابر طے ہوں، اس طرح پارٹنرشپ کرنے کی صورت میں کسی پارٹنر کی کوتاہی کے بغیر ہونے والے نقصان کو بھی دونوں پارٹنرز پر برابر، برابر تقسیم کیا جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ طریقہ کار کے مطابق عمل کرنے سے یہ آپ دونوں کا مشترکہ کاروبار کہلائے گا۔ اور دونوں اس کاروبار میں برابر کے شریک ہوں گے۔ ہاں اِس بات کا آپ کو مکمل اختیار ہو گا کہ آپ وقتاً فوقتاً اپنے پارٹنر سے اپنا دیا ہوا قرض وصول کرتے رہیں اور اس کا شیڈیول پہلے سے طے کرنا ضروری ہے تا کہ کسی قسم کی رنجش واقع نہ ہو۔

ایک پارٹنر کے پاس انویسٹمنٹ نہ ہونے کی صورت میں پارٹنرشپ کا جائز طریقہ بیان کرتے ہوئے علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ دُرِمختار میں فرماتے ہیں: "ان یقرضہ المال الا درھما ثم یعقد شرکۃ عنان بالدرھم، وبما اقرضہ علی ان یعملا، والربح بینھما۔۔۔۔۔ فالقرض علیہ" یعنی: رب المال ایک درہم کے علاوہ باقی تمام مال، مضارب کو قرض دے دے، پھر اس سے ایک درہم اور جو مال مضارب کو قرض دیا ہے، دونوں کو ملا کر اس کے ساتھ شرکتِ عنان کا عقد کر لے، اس شرط پر کہ دونوں شریک کام کریں گے اور نفع بھی دونوں میں برابر تقسیم ہو گا اور اس پر قرض باقی رہے گا۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 8، صفحہ 498، مطبوعہ کوئٹہ ملخصاً)

صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "مضاربت میں جو کچھ خسارہ ہوتا ہے وہ رب المال کا ہوتا ہے اگر یہ چاہے کہ خسارہ مضارِب کو ہو، مال والے کو نہ ہو، اُس کی صورت یہ ہے کہ کل روپیہ مضارِب کو بطور قرض دیدے اور ایک روپیہ بطور شرکت عنان دے یعنی اُس کی طرف سے وہ کل روپے جو اس نے قرض میں دیے اور اس کا ایک روپیہ اور شرکت اس طرح کی کہ کام دونوں کریں گے اور نفع میں برابر کے شریک رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ جو کچھ مستقرض کو دیا ہے وہ قرض ہے اُس سے وصول کرے گا۔"

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 4، مکتبۃ المدینہ کراچی ملخصاً)

سیدی اعلی حضرت، امام اہلسنت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ پارٹنرشپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: "شرکت ایک عقد ہے جس کا مقتضیٰ دونوں شریکوں کا اصل و نفع دونوں میں اشتراک ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 371، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

01 رجب المُرجب 1445ھ / 13 جنوری 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com